44945 ـ اگر غسل جنابت كے بعد منى آ جائے تو كيا حكم ہے ؟

سوال

ميں نواجوان ہوں اور بہت افسوس ہے كہ ميں مشت زنى جيسى برى عادت كا شكار ہوں، ترك كرنے كى بہت كوشش كر رہا ہوں ليكن بعض اوقات اس ميں كمزورى كا شكار ہو كر اس كا ارتكاب كر ليتا ہوں، اور بعض اوقات غسل كرنے كے بعد بھى شفاف اور ليس دار مادہ خارج ہوتا ہے، كيا اس سے بھى غسل واجب ہو گا، چاہے يہ منى بھى ہو يہ علم ميں رہے كہ يہ بغير شہوت خارج ہوتا ہے، اور كيا غسل جنابت كے ساتھ نجاست دور كرنى جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ كے ليے ضرورى ہے كہ مشت زنى جيسى برى عادت سے اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كرتے ہوئے اسے ترك كرديں؛ اور بار بار گناہ كا ارتكاب كرنے كے انجام سے بچيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب بندہ كوئى گناہ كرتا ہے تو اس كے دل ميں ايك سياہ نقطہ پڑ جاتا ہے، اور جب وہ اس گناہ كو ترك كرتا اور اس سے توبہ كر ليتا ہے تو اس كا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ اس گناہ كو كرے تو يہ نقطہ اور زيادہ ہو جاتا ہے، حتى كہ اس كے سارے دل پر پھيل جاتا ہے، اور يہ وہى زنگ ہے جس كا اللہ تعالى نے ذكر كرتے ہوئے فرمايا ہے:

ہرگز نہيں بلكہ ان كے دلوں پر زنگ لگا ديا گيا ہے اس وجہ سے كہ جو كچھ وہ كيا كرتے تھے المطففين.

سنن ترمذى حديث نمبر (3257) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (4234) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى حديث نمبر (2654) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

آپ اس گندى عادت كو ترك كرنے كى كيفيت معلوم كرنے كے ليے سوال نمبر (329) كے جواب كا مطالعہ كر سكتے ہيں.

دوم:

جس شخص نے بھی احتلام یا جماع کے بعد غسل کیا اور غسل کے بعد بغیر شہوت کوئی چیز خارج ہوئی تو اس کے لیے دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فصل:

اگر کسی کو احتلام ہو جائے، یا اس نے جماع کیا اور منی خارج کی پھر غسل کر لیا، اور غسل کے بعد اس کی منی خارج ہوئی تو امام احمد سے مشہور یہی ہے کہ اس پر غسل نہیں.

خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ابو عبد اللہ - یعنی امام احمد - سے تواتر کے ساتھ روایات ہیں کہ اسے صرف وضوء کرنا ہوگا، چاہے وہ پیشاب کرے یا نہ کرے، اور اسی پر ان کا قول برقرار ہے، اور علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، زہری، امام مالك، لیث، ثوری، اسحاق رحمہم اللہ سے بھی یہی مروی ہے، اور سعید بن جبیر کہتے ہیں: شہوت کے بغیر اس پر غسل نہیں.

اس میں ایك دوسری روایت بھی ہے:

اگر پیشاب کے بعد خارج ہو تواس پر غسل نہیں، اور اگر پیشاب سے قبل خارج ہو تو غسل کرے، امام ابو حنیفہ، اور اوزاعی رحمہم اللہ کا قول یہی ہے، اور حسن رحمہ اللہ سے بھی یہی منقول ہے؛ کیونکہ یہ وہی باقی ماننده پانی ہے جو شہوت اور چھلك کر نکلا تھا، اس لیے پہلے کی طرح غسل واجب کرے گا.

اور پیشاب کے بعد بغیر شہوت اور بغیر چھلکے نکلا ہے، ہمیں علم نہیں کہ یہ پہلے سے ہی باقی ماننده ہے؛ کیونکہ اگر یہ باقی ماننده ہوتا تو پیشاب کے بعد تك باقی نہ رہتا.

اور قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں ایك تیسری روایت بھی ہے: اسے ہر حال میں غسل کرنا ہوگا امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے؛ کیونکہ اس کا نکلنا بھی باقی خارج ہونے والی اشیاء کی طرح شمار ہوگا.

اور ایك مقام پر کہتے ہیں: اس پر غسل نہیں، ایك ہی روایت ہے؛ کیونکہ یہ ایك ہی جنابت ہے چنانچہ اس میں دو غسل واجب نہیں ہو سکتے جس طرح ایك ہی بار نکلے... انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 128).

اور صحیح یہی ہے کہ اگر منی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو غسل واجب ہوگا، اور اگر شہوت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا جیسا کہ الانصاف اور کشاف القناع میں ہے کہ:

" اگر غسل کے بعد اس کے انتقال سے منی خارج ہو " تو غسل واجب نہیں، یا " بغیر انزال کیے جماع کر کے غسل کے بعد " منی بغیر شہوت کے منی خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا " یا غسل کے بعد باقی مانندہ منی بغیر شہوت کے خارج ہو " تو غسل واجب نہیں، کیونکہ سعید ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے غسل جنابت کے بعد کچھ خارج ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگے: وہ وضوء کرے.

اور اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے، اور اس لیے بھی کہ منی ایك ہے اور غسل بھی ایك ہی واجب ہوگا، جس طرح کہ ایك ہی بار خارج ہو، اور اس لیے بھی کہ بغیر شہوت خارج ہوئی ہے تو یہ سردی کی وجہ سے خارج ہونے کے مشابہ ہوئی، امام احمد نے اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے: کیونکہ پہلی شہوت تھی، یہ حدث ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے وضوء کفائت کرےگا" انتہی.

دیکھیں: الانصاف (1 / 232) اور کشاف القناع (1 / 141).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: اگراس کے بعد خارج ہو تو وہ اسے دوبارہ نہیں کرےگا "

یعنی: اگر وہ منی کے انتقال کی بنا پر غسل کرے اور پھر حرکت کرنے سے منی خارخ ہو جائے تو وہ دوبارہ غسل نہیں کرے گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

1 ـ سبب ایك ہے، اس لیے دو غسل واجب نہیں ہو سکتے.

2 ـ جب اس کے بعد خارج ہو تو لذت کے بغیر خارج ہوگی، اور جب لذت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا.

لیکن اگر کسی وجہ سے لذت کے ساتھ اور منی خارج ہو تو اس دوسرے سبب کی بنا پر اس پر غسل واجب ہوگا. انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 281).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (12352) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

غسل جنابت میں مشروع ہے کہ جسم پر جو منی وغیرہ لگی ہو اسے دھویا جائے، اور پھر وضوء کے اعضاء کو دھو کر غسل شروع کیا جائے، پھر سارے جسم پر پانی بہائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا طریقہ اسی طرح ثابت ہے:

میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دھویا پھر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ زمین پر رگڑے اور مٹی لگا کر دھوئے، پھر کلی کی اور ناك میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے، پھر آپ کے پاس تولیہ لایا گیا لیکن آپ نے اس سے جسم خشك نہ کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (251) صحیح مسلم حدیث نمبر (476).

اور اگر آپ نے کوئی نجاست وغیرہ دور کی تو اس سے آپ کا غسل باطل نہیں ہوگا، کیونکہ غسل میں واجب تو یہ ہے کہ سارے جسم پر پانی بہایا جائے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کے ساتھ کلی بھی کی جائے اور ناك میں پانی بھی چڑھایا جائے ۔ اور نیت کی غسل ہو، ناپاکی یعنی حدث دور کرنے کی شروط میں نجاست کو نہ چھونے کی شرط نہیں ہے.

واللہ اعلم .